روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ، ۱۵ صلح ۱۳۶۹ ہش، ۱۵ جنوری ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دنیا میں مشکلات اور تلخیاں بہت ہیں۔ ہر ایک دشت پر خار ہے اس میں سے گزرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ گزرنا توسب کو پڑتا ہے لیکن راحت اور اطمینان کے ساتھ گزر جانا یہ ہر ایک شخص کو میسّر نہیں آسکتا۔ یہ صرف ان لوگوں کا حصہ ہے جو اپنی زندگی کو ایک فانی اور لاشیٔ سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کے لئے اسے وقف کر دیتے ہیں اور اس سے سچا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ ورنہ انسان کے تعلقات ہی اس قسم کے ہوتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی تلخی اس کو دیکھنی پڑتی ہے۔ بیوی اور بچے ہوں تو کبھی کوئی بچہ مرجاتا ہے تو صدمہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو تو ایسے ایسے صدمات پر ایک خاص صبر عطا ہوتا ہے جس سے وہ گھبراہٹ اور سوزش پیدا نہیں ہوتی جو ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ اللہ تعالےٰ کے منشاء کو سمجھ کر اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی کو وقف کرتے ہیں۔ وہ بے شک آرام پاتے ہیں۔ ورنہ ناکامیاں اور نامرادیاں زندگی تلخ کر دیتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۲۱-۲۲)

اختلاف کو برداشت کرنا بھی امن کا ذریعہ ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"بعض دفعہ دنیادار لوگوں کے مونہوں سے بھی بعض حکمت کی باتیں نکل جاتی ہیں گذشتہ جنگ کے بعد مسٹر لائڈ جارج فرانس کے ساتھ یہ مشورہ کرنے کے لئے گئے کہ جرمنوں کے ساتھ کن شرائط پر صلح کی جائے۔ فرانس والے یہ چاہتے تھے کہ جرمنی کا بہت سا حصہ ان کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن مسٹر لائڈ جارج یہ نہیں چاہتے تھے کہ جرمنی کا کوئی حصہ فرانس کے سپرد کیا جائے۔ کئی دن تک اس مطالبہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ آخر انہوں نے دیکھا کہ اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی جارہی ہے۔ اس لئے وہ گفتگو ختم کر کے واپس آگئے۔ لوگوں نے بحث کا نتیجہ پوچھا تو انہوں نے کہا نتیجہ بہت اچھا رہا۔ ہم نے ایک دوسرے کے اختلاف پر اتفاق کر لیا ہے۔

پس ہر اختلاف میں لڑائی نہیں ہوتی۔ بلکہ لڑائی وہاں ہوتی ہے جہاں انسان اپنی بات کو زور سے منوانے کی کوشش کرے۔ اور اس اختلاف کو بزور بازو دُور کرنا چاہے۔ ورنہ ہر گھر میں مختلف طبائع ہوتی ہیں۔ اور مختلف کھانوں کو پسند کرتی ہیں۔ کوئی کدو نہیں کھاتا اور کوئی آلو نہیں کھاتا۔ اور کوئی کریلے نہیں کھاتا۔ اور کوئی دودھ کو پسند کرتا ہے۔ اور کوئی چائے کو پسند کرتا ہے اور کوئی لسی کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کیا ان باتوں پر گھروں میں لڑائیاں ہوئی ہیں۔ گو بعض اوقات ہو بھی جاتی ہیں۔ لیکن وہ اس صورت میں ہوتی ہیں کہ کوئی شخص گھر والوں کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ باقی سب چیزیں چھوڑ کر فلاں چیز ہی پکایا کریں۔ ایسی صورت میں لڑائی کا امکان ہے۔ لیکن اس کا یہ مطالبہ بالکل احمقانہ ہوتا ہے۔ پس اختلاف کو برداشت کرنا بھی امن کا ذریعہ ہے۔"

(خطاب حضرت فضل عمر ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

اَے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اُٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اُٹھا لے سارا بار

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کیلئے خصوصی دعا کی درخواست

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو دل کا عارضہ لاحق ہے۔ قبل ازیں آپ بیرون ملک بھی علاج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ جہاں یہ انکشاف ہُوا کہ آپ کے دل کا ایک حِصّہ ماؤف ہوچکا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف آجکل ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی آنکھوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب اس قیمتی وجود کے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور انسانیت اور سلسلہ کی بھرپور خدمت والی لمبی عمر سے نوازے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب ڈہرھوی انسپکٹر وقف جدید نے اطلاع دی ہے کہ سانگی سٹیشن کے ریل حادثہ میں ان کے داماد مکرم عبید اللہ گوندل صاحب اور مکرم محمد ابراہیم صاحب دستگیر۔ کراچی بھی زخمی ہو گئے ہیں۔ مکرم عبید اللہ گوندل صاحب کی پسلیوں میں چوٹیں آئی ہیں اور مکرم محمد ابراہیم صاحب کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور اس حادثہ میں زخمی ہونے والے دیگر تمام افراد کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب ٹمبر مرچنٹ ربوہ کے بڑے بھائی مکرم مرزا شرف الدین صاحب اشرف سابق مینیجر لائل پل فیصل آباد بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فیصل آباد سول ہسپتال کے علی وارڈ میں داخل ہیں تمام احباب جماعت دُعا کریں اللہ کریم شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی کے بیٹے مکرم راجہ منور احمد صاحب مبشر کا نکاح عزیزہ امتہ الھادی رفعت صاحبہ بنت مکرم خواجہ صفی الدین صاحب قمر انسپکٹر مال کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپے حق مہر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں مورخہ ۲۲ دسمبر ۸۹ء کو بعد نماز عصر پڑھا۔

اسی روز بعد نماز عصر ۵ بجے شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جہاں تلاوت ونظم کے محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ جس میں خاندان حضرت اقدس کے افراد نے بھی شرکت فرمائی۔

مورخہ ۲۶ دسمبر کو گلشن میرج ہال کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر کراچی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ صلح ۱۳۶۹ ہش ۱۵، جنوری ۱۹۹۰ء

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی باتیں

○ گھروں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو ، صدقہ ، خیرات دو ۔ گناہوں سے بچو تا اللہ تعالیٰ رحم کرے ۔

○ انسان چونکہ دو محبتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ انسان اصل میں اُنسان ہے ۔ اس لئے اُنس شفقت کا مادہ زیادہ ہے اگر اس میں یہ قوتیں نہ ہوتیں تو پھر بچوں اور دوسرے کمزور لوگوں کی پرورش کیونکر کرتا ۔ حقوق کا ادا کرنا ، دوستی کے تعلقات ، یہ سب اُنس کو چاہتے ہیں ۔

○ صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے ۔

○ جو ہمارا مرید ایسی محبت میں جلتا ہوگا اور خدا تعالیٰ کو حقیقی طور پر پا لینے کی خواہش کمال درجہ پر اس کے سینہ میں شعلہ زن ہوگی اس پر بیعت کا لفظ حقیقی طور پر صادق آئے گا یہاں تک کہ کسی قسم کے ابتلاء کے نیچے اگر وہ ہرگز متزلزل نہ ہو بلکہ قدم اور آگے بڑھائے ۔

○ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو وہ لذت اور ذوق جو اس میں رکھا گیا ہے حاصل نہیں ہوتا ۔

یہ تمام باتیں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے فرمائی ہیں ۔ یہ ہماری اس راہ پر رہنمائی ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتی ہے اور اس کے مقصود زندگی کے حاصل کرنے میں اُسکی مدد فرماتی ہے ۔ جیسے کہ اُنگلی پکڑ کر کسی کو راہ دکھائی جائے اور منزل تک لے جایا جائے ۔ لیکن ان باتوں کا تحریر کر دینا صرف یک طرفہ بات ہے ۔ جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے ۔ جب تک ان کو اپنی زندگی کے لمحہ لمحہ میں شامل نہ کر لیا جائے ۔ ہم ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان پر عمل نہ کرنا ہمارے لئے زیادہ نقصان دہ ہے ۔ غیر جو حضور کو مانتے نہیں وہ ان پر عمل نہ کریں تو ایک ادنیٰ سی بات ہے ۔ ہم ان پر عمل نہ کریں تو یہ ہمارے لئے انتہائی افسوس کا مقام ہے ۔

اگر ہم حضور کے ان ارشادات اور ان جیسے دیگر ارشادات کو بار بار پڑھتے رہیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں ۔ اور اپنے بچوں کو بھی ان پر عمل کرنے کی تلقین کرتے رہیں ۔ تو یہ نیکی کا ایک نہ ٹوٹنے والا تسلسل ہوگا ۔ یہی تسلسل جماعت کی زندگی کا ضامن ہے کیونکہ جماعتیں تسلسل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ۔ ہماری جماعت دنیا میں زندہ رہنے اور زندگی عطا کرنے کے لئے قائم ہوئی ہے ۔

اے خدا تو ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات سے اپنی زندگیوں کو روشن رکھیں اور ان پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے مقصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار ہوں ۔

میری باتیں راز نہیں ہیں
گیت نہیں ہیں ساز نہیں ہیں
تم بھی آؤ تم بھی سُن لو
اوروں کی غمّاز نہیں ہیں

ابوالاقبال

○

قربانی کا موسم بھی کیا موسم تھا
بڑھتے بڑھتے ایک صدی پر پھیل گیا
جاتے جاتے لیکن تلخ حقائق کے
چہرے سے تو دھو کر ساری میل گیا

قربانی کے موسم کا کیا کہنا ہے
خوشبو آئے زخم سے بھی ناسُور سے بھی
ٹیس کا منبع ایسا جادُو رکھتا ہے
لُطف ملے نزدیک سے بھی اور دُور سے بھی

قربانی کے موسم کی کیا بات کریں
ایک نشہ ہے ترشی جس کا توڑ نہیں
میرے ساقی تیرے میخانے کی خیر
اس موسم میں ہم کو تنہا چھوڑ نہیں

قربانی کا موسم گزرا جائے ہے
لُطف اُٹھا لو اس کا جتنی ہمّت ہے
عزّت دار حقیقت میں وہ ہے قُدسی
اللہ کی نظروں میں جو باعزّت ہے

عبدالکریم قُدسی

ذہین اور مستحق طلبہ کیلئے وظائف کی سکیم "ادائیگی حقوق طلبہ" کا مختصر تعارف

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ۱۹۸۰ء میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے تعلیمی وظائف کی ایک سکیم کا اعلان فرمایا ۔ یہ سکیم "وظائف ادائیگی حقوق طلبہ" کہلاتی ہے ان وظائف کی رقوم صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سے ادا کی جاتی ہیں ۔ یہ وظائف نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ ربوہ جاری کرتی ہے ۔ اس کے مختصر قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں ۔

I ۔ وظائف کا فیصلہ طلبہ و طالبات کی تعلیمی کارکردگی اور ان کے والدین کی اقتصادی حالت کو مدِّنظر رکھ کر کیا جاتا ہے اور حسب توفیق صرف اسی قدر امداد دی جاتی ہے جو کسی طالبعلم کے حالات اور درجہ تعلیم کے لحاظ سے ضروری ہو ۔

II ۔ درخواست امیدوار اور اس کے والد کی طرف سے مطبوعہ فارم پر متعلقہ امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ وصول کی جاتی ہے ۔

III محکمہ تعلیم بورڈ یا یونیورسٹی کے سالانہ امتحان میں کم از کم ساٹھ فیصد نمبر حاصل کئے ہوں ۔

ناظر تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

خواتین اور دین کا علم

ارشادات حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جنگ کے لئے بھیجا اور اس کا سردار حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ حضرت زیدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے جن کو آپ نے آزاد کر دیا تھا۔ آزاد ہونے کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ چھوڑنا پسند نہ کیا۔ حضرت زیدؓ کے چچا اور انکے والدان کو لینے کے لئے آئے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ زید کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دے دیں اس کی والدہ روتے روتے اندھی ہو گئی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں زید کو آزاد کر چکا ہوں اور اس کو میری طرف سے اجازت ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ تمہارے ساتھ چلا جائے۔ آپ نے زید کو بلایا اور فرمایا کہ دیکھو تمہارا باپ اور تمہارا چچا تمہیں لینے آئے ہیں۔ تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زیدؓ اصل میں آزاد خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو بچپن میں عیسائی ڈاکو پکڑ کر لے گئے تھے اور کسی کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ آخر بکتے بکتے وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ بک گئے تھے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی ہوئی تو حضرت خدیجہ نے یہ غلام آپ کی نذر کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔ حضرت زیدؓ کے والد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ آپ جتنا روپیہ لینا چاہتے ہیں لے لیں اور زید کو آزاد کر دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اسے پہلے ہی آزاد کر چکا ہوں اور اسے میری طرف سے اجازت ہے کہ وہ تمہارے ساتھ چلا جائے۔ آپ نے زید کو فرمایا کہ تمہارے ماں باپ کو تمہاری جدائی کی وجہ سے صدمہ ہے۔ اب تم اپنے ماں باپ کے ساتھ چلے جاؤ۔ لیکن حضرت زیدؓ نے کہا کہ آپ بے شک مجھے آزاد کر چکے ہیں۔ لیکن میں اپنے آپ کو آزاد نہیں سمجھتا۔ میں آپ کو کسی حالت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ اور آپ مجھے ماں باپ سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اپنی ماں سے بہت محبت ہے۔ میری ماں کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ عرض کرنا کہ مجھے تیری محبت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت ہے جب حضرت زیدؓ نے اپنے باپ کو یہ جواب دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل محبت سے بھر گیا۔ اور آپ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ لوگو! سن لو! آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ اسوقت تک ابھی متبنیٰ کی رسم جاری تھی اور اس کے امتناع کا حکم ابھی نازل نہیں ہوا تھا۔

وہ لشکر جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس کا افسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی زید کو مقرر کیا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ میں اسوقت زید کو لشکر کا سردار بناتا ہوں۔ اگر زید لڑائی میں مارے جائیں تو ان کی جگہ جعفرؓ لشکر کی کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو عبداللہ بن رواح رضی اللہ عنہ کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو پھر جس پر مسلمان متفق ہوں وہ فوج کی کمان کرے۔ جسوقت آپ نے یہ ارشاد فرمایا اسوقت ایک یہودی بھی آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا میں آپ کو نبی تو نہیں مانتا لیکن اگر آپ سچے نبی ہیں تو ان تینوں میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں آئے گا۔ کیونکہ نبی کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ وہ یہودی حضرت زید کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارا رسول سچا ہے تو تم زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ حضرت زید نے فرمایا میں زندہ آؤں گا یا نہیں آؤں گا اس کو تو اللہ ہی جانے مگر ہمارا رسول ضرور سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔ پہلے حضرت زید شہید ہوئے اور ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی۔ وہ بھی شہید ہو گئے اور ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواح نے لشکر کی کمان سنبھالی لیکن وہ بھی مارے گئے اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہو جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے جب یہ لشکر مدینہ پہنچا تو جو مسلمان جنگ میں شہید ہوئے تھے ان کے رشتہ داروں نے ان پر واویلا کرنا شروع کیا۔ اسوقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کیا کہ جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر میں سے چیخنے چلانے کی آوازیں نہیں آتی تھیں۔ شاید اسوجہ سے کہ حضرت جعفرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اس لئے ان کے گھر والے شریعت کے زیادہ واقف تھے اور انہوں نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا یا اسوجہ سے کہ بوجہ مہاجر ہونے کے گھر میں صرف ان کی بیوی ہی تھی۔ اور کوئی ہمدرد نہ تھا اس وقت سارے مدینے میں ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ اور عورتیں اپنے اپنے رشتہ داروں پر رو رہی تھیں لیکن جعفر کا گھر سنسان پڑا تھا۔ غرض اس فرق کو دیکھ کر آپ کے منہ سے یہ فقرہ نکلا کہ جعفر پر رونے والا کوئی نہیں۔ آپ کے منہ سے اس فقرے کا نکلنا تھا کہ صحابہؓ کے سر ندامت کے مارے جھک گئے اور ان میں سے کئی مجلس سے اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو گئے اور اپنی بہنوں اور بیویوں سے کہا کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب لوگ اپنے رشتہ داروں پر رو رہے ہیں لیکن جعفر کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ یہ بات سنتے ہی مدینہ کی تمام عورتیں حضرت جعفر کے گھر جمع ہو گئیں۔ اسوقت تک عربوں میں بین کرنے کا رواج موجود تھا اور ابھی تک اس کی ممانعت نہیں ہوئی تھی۔ عورتوں نے زور زور سے رونا اور پیٹنا شروع کیا۔ ان کے رونے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مدینے میں ایک کہرام مچ گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شور سن کر صحابہ سے پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کہا تھا کہ جعفر کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ آپ کے اس فقرے کو سن کر تمام مدینہ کی عورتیں جعفر کے گھر جمع ہو گئی ہیں۔ وہ جعفر پر رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ میں رونے کو پسند نہیں کرتا۔ جاؤ اور ان کو منع کرو۔ لیکن اب عورتیں بھی اس جذبے کے ماتحت رو رہی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ ان کے دلوں میں ندامت پیدا ہو چکی تھی کہ ہم اپنے خاوندوں اور بھائیوں پر تو رو رہی تھیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی پر رونے والا کوئی نہیں اس لئے یہ رونا محبت وعشق کا رونا تھا۔ اور سچا جوش اس میں پایا جاتا تھا۔ اتنے میں ایک صحابی وہاں آ گئے اور کہا چپ کرو۔ چپ کرو۔ روؤ نہیں۔ کیونکہ اس طرح رونے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہیں کرتے۔ عورتوں نے اس کو جواب دیا۔ جا جا۔ اپنے گھر بیٹھ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھائی شہید ہو جائے اور ہم نہ روئیں۔ جب وہ عورتیں رونے سے باز نہ آئیں تو وہ صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ میں نے تو بہت منع کیا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہیں آتیں۔" آپ نے فرمایا جانے دو۔ رو رو کر خود خاموش ہو جائیں گی۔ آپ نے اس موقع پر یہ الفاظ بیان فرمائے

"احثث تراب علیٰ وجوھھن"

کہ ان کے مونہوں پر مٹی ڈالو۔ مطلب یہ تھا کہ ان کو چھوڑ دو۔ پنجابی میں بھی کہتے ہیں۔ "ایس نوں کھیہہ کھان دے" مطلب یہ کہ اس کو چھوڑ دے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی کوئی زیادہ ذہین نہ تھے انہوں نے "احثث تراب علیٰ وجوھھن" کے الفاظ سنے اور واپس آ گئے۔ آ کر اپنی چادر میں مٹی ڈالی اور عورتوں کے مونہوں پر ڈالنی شروع کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیکھ لیا اور اس صحابی سے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "احثث تراب علیٰ وجوھھن" حضرت عائشہ نے فرمایا تم کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اس سے آپ کا منشاء کیا ہے۔ آپ کا منشاء ہے کہ ان کو چھوڑ دو وہ خود بخود رو کر خاموش ہو جائیں گی۔ اب دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فقرے کو ایک صحابی مرد نہیں سمجھ سکا لیکن حضرت عائشہؓ اس کو سمجھ گئیں (یہ اس تقریر کا ایک حصہ ہے جو حضرت فضل عمر نے ۱۹۴۶ء میں جلسہ لجنہ اماءاللہ دہلی میں بمقام ۸ پارک روڈ نئی دہلی فرمائی)

بعض بزرگ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دعا کے لئے ہر روز خط لکھا کرتے تھے۔ یہ بات اتنی پیاری ہے کہ جی چاہتا ہے کہ تمام دوستوں سے گذارش کریں کہ پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرماتا رہے) کو روزانہ دعا کے لئے خط لکھا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ خورشید احمد
(ٹورانٹو کینیڈا)
سابق نائب ایڈیٹر الفضل

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب

خاکسار کے ناناجان حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لنڈن جماعت احمدیہ کے ان بزرگوں میں سے تھے جو گو نسبتاً بعد میں احمدی ہوئے مگر دینی خدمات کے لحاظ سے بہتوں سے آگے نکل گئے۔ بالخصوص حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے بابرکت زمانہ میں انہیں لمبے عرصہ تک مسلسل جماعت کے بڑے اہم عہدوں پر کام کرنے کا موقع ملا اور محض خدا کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ ان عہدوں کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے رہے اور امامِ جماعت کی خوشنودی حاصل کرتے رہے

—— حضرت خانصاحب قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے) کے زمانہ کے ابتدائی ایام ۱۹۰۹ء میں احمدی ہوئے اور پھر اپنے اخلاص تقویٰ اور فدائیت میں برابر ترقی کرتے چلے گئے جب بھی موقع ملتا قادیان جاکر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے حضرت مولوی نورالدین صاحب (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) کے درس القرآن سے متمتع ہوتے حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) سے قرآن مجید کا ایک حصہ سبقاً سبقاً پڑھا اور پھر آپ سے محبت و عقیدت کا ایسا تعلق قائم ہوگیا جو برابر بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ جب حضرت فضل عمر مسند امامت پر فائز ہوئے تو اس وقت آپ حضور کے نہایت بااعتماد اور خاص دوستوں میں شامل ہو چکے تھے خاکسار نے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور حضرت فضلِ عمر کے رقم فرمودہ بہت سے نہایت اہم اور قیمتی خطوط پڑھے ہیں جو انہوں نے اس زمانہ میں حضرت خانصاحب کے خطوط کے جواب میں تحریر فرمائے ان میں سے چند ایک الفضل میں شائع بھی ہو چکے ہیں مگر اکثر، افسوس ہے کہ تقسیم ملک کے وقت ضائع ہو گئے۔ حضرت فضلِ عمر کے عہد کے ابتدائی ایام میں جب احمدی جماعتوں میں امارت کا نظام قائم ہوا تو سب سے پہلے حضور نے آپکو ہی فیروزپور کی جماعت کا امیر مقرر فرمایا اور پھر دوسرے نمبر پر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب لاہور کی جماعت کے امیر مقرر ہوئے چنانچہ حضرت چوہدری صاحب خود فرماتے ہیں کہ:

"نظام امارت شروع ہونے کے بعد پہلا امیر حضور نے حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو فیروزپور کی جماعت کا بنایا تھا۔ دوسرا امیر میں مقرر ہوا۔"

(ماہنامہ انصار اللہ ظفر اللہ خاں نمبر صفحہ ۹۹)

امیر جماعت کی حیثیت میں حضرت خانصاحب نے اپنی غیر معمولی تنظیمی، تربیتی اور اصلاحی صلاحیتوں کا ثبوت دیا جس کی وجہ سے فیروزپور کی جماعت کو ملک کی احمدی جماعتوں میں نمایاں اور ممتاز مقام حاصل ہوگیا۔ اس کے بعد جب بہ سلسلہ ملازمت آپ کا تبادلہ راولپنڈی ہوگیا تو وہاں بھی آپ جماعت کے امیر مقرر ہوئے اور اس حیثیت میں آپ کو وہاں بھی عرصہ تک دینی خدمات کی توفیق حاصل رہی۔

سرکاری ملازمت کے زمانہ میں ہی آپ نے قرآنِ کریم کے ترجمہ اور تفسیر سے آگاہی حاصل کی اور پھر دینی علوم اور جماعت کے علم کلام پر اتنی دسترس حاصل کرلی کہ جب آپ ریٹائر ہوئے تو حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو) نے ۱۹۲۸ء میں انہیں امام بیت الفضل لنڈن جیسے اہم عہدے پر مقرر فرما دیا۔ انگریزوں کے عہد حکومت میں لنڈن کی جو مذہبی اور سیاسی اہمیت تھی وہ ظاہر و باہر ہے۔ لنڈن عیسائیت کا بہت بڑا مرکز تھا۔ پھر اس زمانہ میں برصغیر ہندو پاک کے سیاسی مستقبل پر غور و خوض کا بھی آغاز ہو چکا تھا جس کے سلسلے میں ہندو اور مسلمان مندوبین کو بار بار وہاں گفت و شنید کیلئے بلایا جاتا تھا۔ ملک کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص وہ بڑا اہم اور نازک وقت تھا حضرت فضلِ عمر نے آپ کو دینِ حق کی دعوت اور ترویج کے علاوہ مسلمانوں کی سیاسی اور ملی خدمات بجالانے کے لئے بھی اہم ہدایات دیں۔ چنانچہ آپ لنڈن میں اپنی اہم مذہبی اور دینی ذمہ داریوں کو بجالانے کے علاوہ مسلمانوں کی سیاسی اور ملی خدمات بھی ادا کرتے رہے جس کا اعتراف اس زمانہ کے متعدد مسلمان لیڈروں نے بھی کیا۔ بطور مثال صرف ایک حوالہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ مشہور صحافی و لیڈر مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں:۔

"کشمیری مسلمانوں کے تعلق میں برطانوی جرائد کا رویہ پہلے کی نسبت بہتر ہے اور اس میں بلا شائبہ و ریب مولوی فرزند علی صاحب امام۔ لنڈن کا بڑا حصہ ہے جو شروع سے لے کر کشمیر کے تعلق میں مسلسل جدوجہد فرماتے رہے ہیں"

انقلاب ۱۹ نومبر ۱۹۳۱ء

ایسی ہی سیاسی اور ملی خدمات حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بھی اپنے اپنے زمانہ میں بطور امام بیت الفضل لنڈن (حضور کی ہدایات کے تحت) سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے۔

انگلستان میں حضرت خانصاحب نے اپنے عہدِ امامت میں دینِ حق کے بارہ میں عیسائی پادریوں کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے بھی بڑی مؤثر جدوجہد کی۔ کئی انگریزوں نے آپ کے ہاتھ پر دینِ حق قبول کیا۔ دینِ حق قبول کرنے والے انگریزوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے بھی آپ نے خاص اہتمام کیا۔ چنانچہ ایک تقریب پر جب علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال احمدیہ بیت الفضل لنڈن میں تشریف لائے اور آپ کی موجودگی میں چند انگریزوں نے قرآن مجید صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھ کر سنایا تو آپ بہت متاثر ہوئے۔

امام بیت الفضل کے عہدے پر آپ نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۳ء تک کام کیا۔ اس کے بعد آپ جب واپس قادیان تشریف لائے تو حضرت فضل عمر نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ناظر مقرر فرمایا اور اس حیثیت میں مختلف محکموں کے آپ انچارج رہے احراریوں کی ایجی ٹیشن کے زمانہ میں (جبکہ گورنر پنجاب اور بعض دیگر اعلیٰ حکام بھی جماعت کے خلاف ہو گئے تھے) آپ کچھ عرصہ ناظر امورِ عامہ و امور خارجہ رہے اور اس حیثیت میں گورنر پنجاب اور دیگر اعلیٰ انگریز حکام سے حضور کی زیرِ ہدایت ملاقاتیں کرنے اور انہیں جماعت کے مؤقف سے آگاہ کرنے کا نازک کام آپ کے سپرد تھا جسے خدا کے فضل سے کامیابی سے سرانجام دیتے رہے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں حضور سے ہدایات حاصل کرتا اور پھر دعائیں کرتے ہوئے ملاقاتیں کرنے جاتا اور حضور کی بیان فرمودہ ہدایات ہمیشہ ہی خدا کے فضل سے کامیابی اور خیر و برکت کا موجب بنیں۔

نظارت امورِ عامہ کے علاوہ آپ نے کئی مرتبہ دیگر مختلف نظارتوں میں بھی بطور قائم مقام ناظر کام کیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضور نے اپنی غیر حاضری میں آپ کو امیر جماعت قادیان بھی مقرر فرمایا۔ پھر حضرت فضلِ عمر نے آپ کو ایسے زمانہ میں ناظر بیت المال مقرر فرمایا جبکہ صدر انجمن کی مالی حالت ایسی نہ تھی کہ کارکنان کو باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ تنخواہ بھی بروقت دی جاسکتی۔ آپ نے صدر انجمن کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے لئے ان تھک کوشش اور جدوجہد سے کام لیا چنانچہ انجمن کی مالی پوزیشن خدا کے فضل سے ترقی کرکے کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔ سالہا سال تک (۱۹۳۹-۴۰ء سے ۱۹۴۷ء تک) آپ کو اس عہدے پر کام کرنے کی توفیق ملی حتیٰ کہ ۱۹۴۷ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوگیا جس سے آپ کا دایاں حصہ متاثر ہوگیا۔ اسی حالت میں ملک کا بٹوارہ عمل میں آیا اور آپ قادیان سے پاکستان تشریف لے آئے اور کچھ عرصہ پشاور مقیم رہے۔ جب مرکز ربوہ قائم ہوا تو حضرت فضل عمر نے پھر آپ کو ربوہ بلاکر اسی بیماری کی حالت میں ہی دوبارہ ناظر بیت المال کے عہدے پر مقرر فرما دیا۔ چنانچہ اسی عہدے پر پھر آپ نے کام کرنا شروع کر دیا اور اس وقت تک برابر یہ خدمت سرانجام دیتے رہے جبتک کہ بیماری اور بڑھتی ہوئی کمزوری کے ہاتھوں آپ بالکل ہی مجبور نہ ہو گئے ایک رنگ میں آپ کی اس خدمت کا تسلسل خدا کے فضل سے اب تک جاری ہے کیونکہ گزشتہ بیس برس سے اسی عہدے پر آپ کے فرزند محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے کام کر رہے ہیں۔

آپ نے انگریزی حکومت کے محکمہ آرڈیننس میں ملازمت کی اور ہیڈ کلرک کے عہدے تک پہنچے جو اس زمانہ میں بہت باعزت اور بااختیار عہدہ سمجھا جاتا تھا۔ حکومت نے آپکو خانصاحب کا خطاب دیا تھا مگر اس خطاب کو کبھی آپ نے وجہ افتخار نہ سمجھا۔ بلکہ جماعتی اور دینی خدمت ہی کو اپنے لئے اعزاز کا موجب جانا۔ سرکاری ملازمت کا زیادہ تر عرصہ آپ نے فیروزپور اور راولپنڈی میں گزارا۔ ان دونوں جگہ آپ جماعت احمدیہ کے امیر رہے اور آپ کے زمانہ امارت میں ان دونوں جماعتوں نے بہت ترقی کی اور یہ جماعتیں اپنی کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں اور ممتاز جماعتوں میں شمار ہوتی تھیں۔ مرکزی تحریکوں اور امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر پہلو سے اس کی عملی تعمیل۔ ہر کام اور ہر شعبہ میں باقاعدگی اور قواعد کی پابندی کا آپ خاص دھیان رکھتے۔ تحریک پر پہلے خود عمل کرتے اور پھر جماعت کو اس کی تحریک کرتے تھے۔ افراد جماعت سے ذاتی تعلق رکھتے عہدیدارانِ جماعت سے کام لینے کا آپ کو خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکہ تھا اور عہدیداران بھی آپ کی زیر نگرانی کام کرنے میں خاص لذت محسوس کرتے یہی وجہ ہے کہ جن اصحاب کو بھی آپ کے ماتحت جماعتی کام کرنے کا موقع ملا انہیں ان کاموں کی خاص ٹریننگ حاصل ہو گئی اور بعد میں جہاں جہاں بھی وہ گئے انہیں جماعتی خدمات کے لحاظ سے نمایاں مقام حاصل رہا اور وہ سب معترف تھے کہ انہیں جماعتی کاموں کا شوق اور سلیقہ حضرت خانصاحب نے سکھایا۔ چنانچہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت راولپنڈی اور کوئٹہ کے محترم فیض الحق خانصاحب اور ضیاء الحق خانصاحب ایسے ہی بزرگوں میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے۔

جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے سرکاری ملازمت کے زمانہ میں آپ ہیڈ کلرک کے عہدے تک پہنچے۔ یہ عہدہ اس زمانہ میں بہت اعلیٰ اور با اختیار سمجھا جاتا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ سرکاری ملازمتوں میں اوپر سے لیکر نیچے تک ہندو سکھ چھائے ہوئے تھے اور وہ حتی الامکان کسی مسلمان کو بھرتی نہ ہونے دیتے تھے جب حضرت خانصاحب ہیڈ کلرک ہوئے تو چونکہ اعلیٰ انگریز افسروں کو آپ کی قابلیت پر بہت اعتماد تھا اور ویسے بھی ان سے اپنا موقف منوانے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا اس لئے جب حضرت خانصاحب کو موقع ملا تو آپ نے مسلمانوں کو محکمہ میں بھرتی کرنے کے لئے بھرپور کوشش شروع کی چنانچہ آپ کے زمانہ میں بکثرت مسلمان اس محکمہ میں ملازم ہوئے جن میں سے بہت سے بعد میں اعلیٰ عہدوں تک پہنچے اور وہ سب ہمیشہ حضرت خانصاحب کا تشکر کے جذبات سے ذکر کرتے رہے۔ اس سلسلے میں آپ کو ہندو سکھ افسروں کی مخالفت کا بہت سامنا کرنا پڑا۔ وہ ہمیشہ اعلیٰ انگریز افسروں کے کان بھرتے اور آپ کی شکایت کرتے تھے۔ ان کے ایماء پر جب بھی اعلیٰ افسر آپ سے دریافت کرتے تو آپ بڑی دلیری اور دھڑلے کے ساتھ انہیں بتاتے کہ مسلمانوں کی سخت حق تلفی ہوتی رہی ہے اگر میں انہیں بھرتی کرتا ہوں تو یہ ان کا جائز حق ہے جو انہیں ملنا چاہیئے۔ البتہ اگر وہ نااہل ثابت ہوں تو بے شک میری جواب طلبی کریں لیکن اگر وہ متعلقہ اسامی کے اہل ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ انہیں نہ رکھا جائے۔ حضرت خانصاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس سلسلے میں کئی دفعہ غیر مسلم میری شکایت کرتے رہے لیکن خدا کے فضل سے اکثر میرے موقف کو ہی جائز اور درست سمجھا جاتا رہا اور اس طرح مجھے بہت سے مسلمانوں کو اپنے محکمہ میں بھرتی کرنے کی توفیق ملی۔

مختصر خاندانی حالات حضرت خانصاحب کا آبائی وطن ضلع جالندھر (انڈیا) تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام عمر الدین تھا جو موضع صریح تحصیل نکودر ضلع جالندھر کے مقامی سکول میں مدرس اور بہت اچھے طبیب تھے۔ حضرت خانصاحب کے دو اور بھائی اور تین بہنیں تھیں مگر آپ ان میں سب سے بڑے تھے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے جس بزرگ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ آپ کے ماموں حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب تھے (جو کئی سال تک جماعت احمدیہ شملہ کے امیر رہے اور ریٹائر ہونے کے بعد بطور ایڈیشنل ناظر بیت المال حضرت خانصاحب کے ساتھ کئی سال کام کرتے رہے ۱۹۵۹ء میں آپ کی وفات ہوئی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے) حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب کی کوشش اور سمجھانے سے حضرت خانصاحب کے والد بزرگوار، والدہ ماجدہ، دو ہمشیرگان اور چھوٹے بھائی شیخ عبد الحمید صاحب شملوی (جو ریٹائر ہونے کے بعد کئی سال تک جماعت احمدیہ لاہور کے دفتر میں بطور ناظم کام کرتے رہے) بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں احمدی ہو گئے۔ حضرت مولوی عمر الدین صاحب اور ان کی اہلیہ مقبرہ بہشتی قادیان میں پہلو بہ پہلو مدفون ہیں۔ دونوں پانچ چھ دنوں کے وقفہ سے اس وقت فوت ہوئے جبکہ حضرت خانصاحب انگلستان میں بطور امام بیت الفضل مقیم تھے مگر حضرت خانصاحب اور آپ کے منجھلے بھائی بابو عبد العزیز صاحب (جو کئی سال تک سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کے عہدے پر کام کرتے رہے) کو حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں بیعت کرنے کا موقع نہ ملا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ گو حضرت خانصاحب ہر طرح اپنے بزرگ والدین کی عزت و احترام کرتے تھے مگر مذہب کے معاملہ میں وہ پوری طرح تحقیق اور شرح صدر حاصل کئے بغیر اپنے والدین کی تقلید نہیں کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپ ایک عرصہ تک دعاؤں اور تحقیق میں لگے رہے۔ غیر از جماعت مولویوں سے بھی ملتے اور احمدی علماء سے بھی ملاقاتیں کرتے اور لٹریچر کا بھی مطالعہ کرتے۔ بالآخر جب پوری طرح تسلی ہو گئی تو انشراحِ صدر کے ساتھ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے زمانہ کے ابتدائی ایام میں آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ (اس کے کچھ عرصہ بعد آپ کے بھائی بابو عبد العزیز صاحب بھی احمدی ہو گئے) قبول احمدیت سے پہلے حضرت خانصاحب فیروزپور کے سرکردہ مسلمانوں میں شمار ہوتے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کا اعلان آپ نے جماعت احمدیہ فیروزپور کے سالانہ جلسہ کے موقع پر کیا جبکہ احمدی علماء کے علاوہ فیروزپور کے متعدد معززین بھی موجود تھے۔ اس اعلان نے مقامی مخالف حلقوں میں ایک زلزلہ کی سی کیفیت پیدا کر دی۔ کئی ایک غیر از جماعت علماء (مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محمد ابراہیم آف سیالکوٹ) نے آپ کو اس فیصلہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی مگر اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس سلسلے میں آپ نے "فرزند علی بجواب ابراہیم" کے زیر عنوان ایک رسالہ بھی شائع کیا جو ان کی لائبریری میں خاکسار نے دیکھا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو گیا۔ آپ پہلے حقہ نوشی کے بہت عادی تھے۔ گھر کے ملازم بڑے اہتمام سے آپ کے لئے حقہ تیار کیا کرتے تھے۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے ہمیشہ کے لئے حقہ نوشی ترک کر دی نماز دل میں زیادہ باقاعدگی اور خشوع خضوع کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ قرآن مجید کثرت سے تلاوت کرنے لگے اس کے ترجمہ اور تفسیر سے بھی آگاہی حاصل کی حتیٰ کہ بڑھاپے کے زمانہ تک اس کا کافی حصہ حفظ ہو گیا جس کی دوہرائی آپ بالعموم سفروں کے دوران کیا کرتے تھے

اولاد حضرت خانصاحب نے دو شادیاں کیں۔ اہلیہ اول کا نام 'بصری' تھا قبول احمدیت کے بعد آپ نے اس نام میں خدیجہ کا اضافہ کر دیا۔ یہ بزرگ خاتون ان کے رشتہ داروں میں سے ہی تھیں۔ جلد ہی یہ بھی احمدی ہو گئیں اور پھر برابر اپنے تقویٰ، زہد، اتقاء اور اخلاص میں ترقی کرتی رہیں۔ جماعت کی مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ حضرت اماں جان سے محبت اور اخلاص کا خاص تعلق تھا۔ ۱۹۵۱ء میں وفات پائی اور مقبرہ بہشتی قادیان میں مدفون ہوئیں۔

حضرت خانصاحب کی دوسری شادی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جو کہ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب کی بڑی بیٹی تھیں۔ انہیں حضرت خانصاحب کے بڑھاپے اور لمبی بیماری میں ان کی خدمت کرنے کی خاص توفیق حاصل ہوئی۔ ۱۹۶۱ء میں وفات پائی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

مختصر یہ کہ حضرت خانصاحب کی ذات ان تمام خوبیوں کی حامل تھی جو ایک سچے احمدی میں ہونی چاہئیں۔ آپ بہت وجیہہ اور باوقار شخصیت رکھتے تھے۔ شجاعت، دیانت و امانت۔ جذبہ ایثار۔ مستقل مزاجی۔ علمی ذوق و شوق۔ اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت۔ خدمتِ دین کا والہانہ جذبہ۔ خود محنت اور جاں فشانی سے کام کرنے اور دوسروں سے بھی اسی طرح کام کروانے کا ملکہ۔ ہر شر کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کی قوت مداہنت سے نفرت اور اسی قسم کی دیگر بہت سی صفات حسنہ آپ کی ذات میں موجود تھیں۔ ہمیشہ دینی خدمت کے مواقع حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتے تھے اور اکثر حضرت بانی سلسلہ کا یہ شعر ان کی وردِ زبان رہا کرتا تھا کہ ؎

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

آپ نے نہایت کامیاب پُر وقار اور معمور الاوقات زندگی بسر کر کے ۹ر جون ۱۹۵۹ء کو ربوہ میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت میں انہیں اعلیٰ مقام قرب عطا کرے اور ان کی سب اولاد اور دیگر تمام متعلقین کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے

سلیٹ کا پتھر کیسے بنا؟

لاکھوں سال پہلے بڑی بڑی جھیلوں کے پانی کے سلیٹی رنگ کے ذرے تہہ میں بیٹھتے رہتے تھے اور وہاں ملائم کیچڑ سی بنتی جاتی تھی۔ بعد میں یہ سلیٹی کیچڑ سخت ہو کر چٹان بن گئی اسی دوران زمین کی بالائی تہہ کھسکتی اور سرکتی رہی اور سلیٹی کی تہیں سکڑتی رہیں اور ان کے اوپر دوسری چٹانوں کا اتنا بوجھ پڑا کہ یہ دب کر اور چپٹی ہو کر سلیٹ بن گئیں۔ اوپر کے دباؤ سے سلیٹ تو بن گئی مگر اس کے اندر جو ذروں کی تہیں تھیں وہ برقرار رہیں۔ چنانچہ آج ہم سلیٹ کے پتھر کو تہوں کے ساتھ ساتھ جس قدر موٹائی میں چاہیں کاٹ سکتے ہیں۔ اس پتھر کا رنگ عموماً سلیٹی ہوتا ہے لیکن عموماً سرخ اور سبز اور سرمئی سلیٹیں بھی ملتی ہیں۔ یہ پتھر کئی کاموں میں آتا ہے۔ سکول کی سلیٹیں بنانے سے لے کر چھتیں تک بنائی جاتی ہیں اور سکول کے بلیک بورڈز بنائے جاتے ہیں۔

خلائی دور

روس کا دورہ کرنے والے امریکی سائنس دانوں کو ایک خلائی جہاز دکھایا گیا جو بائیس ۲۲ سال پہلے چاند پر اترنے والا تھا۔ روس والے اب تسلیم کرتے ہیں کہ وہ امریکیوں سے پہلے چاند پر پہنچنا چاہتے تھے۔ امریکی خلاء باز ۱۹۶۹ء میں چاند پر اترے تھے۔ مگر روسیوں کو ان کے اس

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

طبّی معاون

ڈاکٹر محمود احمد جو پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ شیخ زید ہسپتال کے ڈین ہیں" نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پاکستان اور روس کے طبّی تجربات کا آپس میں تبادلہ ہونا چاہیئے آپ اخبار نویسوں سے شیخ زید ہسپتال کے مختلف شعبوں کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور انہیں بتا رہے تھے کہ کس شعبے میں کس کس طرح ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں روسی ڈاکٹروں اور طبی ماہرین کا ایک وفد شیخ زید ہسپتال دیکھنے آئے تھے اور انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ تعاون بھی چاہتے ہیں اور پاکستان کی طبی معاملات میں مدد بھی کرنے کے خواہاں ہیں۔ ڈاکٹر محمود نے بتلایا کہ روس اسوقت دنیا کا واحد ایسا ملک ہے۔ جس نے وفات یافتہ اشخاص کے خون سے مریضوں کی زندگیاں بچانے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ طب کے متعدد شعبے ایسے ہیں جن میں ہم اپنے ہمسایہ ملک سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں خاص طور پر آنکھوں کے اپریشن کے سلسلے میں شیخ زید ہسپتال کے متعلق ڈاکٹر محمود نے کہا کہ یہ انتہائی سرعت کیساتھ خودکفالت کی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ انہوں نے کہا اسوقت اس کا بجٹ ۷۵ لاکھ روپے ہے اور ۱۵ لاکھ روپیہ ریزرو میں رکھا جاتا ہے تاکہ تدریجی ترقی کے کاموں میں استعمال کیا جا سکے۔

اخراجات کو کم کرنے کے سلسلے میں ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ کئی اقدام کئے گئے ہیں جن سے ہمارے اخراجات خاصی حد تک کم ہو گئے ہیں۔ یہ پہلا ایسا ہسپتال ہے جس نے اپنے میڈیکل سٹور کو کمپیوٹر پر ڈالا ہے۔ تاکہ وہاں سے دوائیاں چرائی نہ جا سکیں اور اس طرح ہر سال ۱۵ لاکھ سے ۳۰ لاکھ روپوں کے درمیان دوائیاں چوری ہونے سے بچ جاتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وفاقی حکومت نے یہاں پوسٹ گریجوایٹ انسٹی ٹیوٹ بنانے کیلئے۔ دس کروڑ روپیہ فراہم کیا ہے۔ اب تک یہاں سے ۲۶۵ طلباء نے تعلیم اور تربیت مکمل کی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ عنقریب ۱۸۵ مزید بستر ہسپتال کو مہیا کئے جائیں گے۔ اسمیں اسوقت ۳۶۰ بستر موجود ہیں جہاں تک اسکی کارکردگی کا سوال ہے ڈاکٹر محمود احمد نے کہا کہ دوسرے پبلک ہسپتالوں سے اسکی ترقی کی رفتار بدرجہا بہتر ہے۔ باوجودیکہ اس ہسپتال میں صرف ۳۶۰ بستر ہیں۔ لیکن جہاں تک مریضوں کے علاج کا تعلق ہے میو ہسپتال سے بھی زیادہ مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ میو ہسپتال میں ۲۲۰۰ بستر ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم مریض کو کم سے کم وقت کے لئے بستر مہیا کرتے ہیں۔

ایک خاص ضرورت جسکی طرف توجہ کی جارہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مریض کے رشتہ داروں کے لئے بھی وہاں ایسا انتظام کیا جارہا ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزیں خرید سکیں باہر ٹیلی فون کر سکیں۔ ٹیلیویژن دیکھ سکیں اور ایسی ہی دیگر اشیاء انہیں مہیا کی جائیں" جہاں تک انفکشن کا سوال ہے" ڈاکٹر محمود نے بتایا" کہ اس ہسپتال میں پاکستان کے تمام ہسپتالوں سے کم امکانات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۱،۱۵۶ مریض ایسے ہیں۔ جن کا شروع سے لے کر آج تک اپریشن کیا گیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے خیال میں یہ نسبتاً ایک بہت بڑی تعداد ہے۔

بقیہ: خلائی دور

بہت بڑے راکٹ نے پریشان کیا جو چاند پر جانے والا تھا۔ وہ راکٹ تین مرتبہ زمین پر کھڑے کھڑے پھٹا جس کے بعد چاند کے سفر کا ارادہ ترک کر دیا گیا۔ روسیوں نے چاند پر اترنے کے لیے جو خلائی جہاز بنایا تھا وہ دیکھنے میں بالکل امریکی جہاز جیسا ہے۔ وہ دو مرحلوں والا راکٹ اور خلاء باز بھیجنا چاہتے تھے۔ ایک چاند کے گرد مدار میں گھومتا رہتا اور دوسرا چاند پر اُترتا۔ مگر جیسا کہ اب ہمیں معلوم ہے روس والے اس منصوبے پر عمل نہ کر سکے اور اب ان کا خلائی جہاز عجائب گھر کی زینت بن کر رہ گیا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ (۱۵) یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز
ربوہ

مسل نمبر ۷۲۸۲: میں ام کلثوم بیگم بیوہ شیخ فیروز دین قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۱۸ سلطان پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) نقد رقم -/۱۱۰۰۰ روپے (۲) ترکہ خاوند مکان کا ۱/۸ حصہ مالیتی تقریباً چالیس پچاس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ام کلثوم بیگم ۱۸ سلطان پورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد رمضان ولد میاں مولا بخش ۵/۱۴ سلطانپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشارت احمد ولد محمد عبداللہ ۹/۱۴ سلطانپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۷۲۸۳: میں فضل الٰہی ولد احسان الٰہی صاحب قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۹ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک کارخانہ جسکی مشینری مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فضل الٰہی مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۱۹ قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد صدیق شاکر وصیت نمبر ۱۷۵۷۱ گواہ شد نمبر ۲۔ مسعود احمد سیکرٹری مال بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل نمبر ۷۲۸۴: میں لقمان عمر احمد ولد بشیر احمد ایڈووکیٹ قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۷/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لقمان عمر احمد ولد چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ وصیت نمبر ۱۴۱۴۵ والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۲۵۰۸۰

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائے گا عزّت کوئی رُسوا ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

محمد طلحہ فاروق ابن چوہدری محمد اکرم صاحب
۲۱/۳۴، دارالنصر وسطی ربوہ

محمد یعقوب ابن محمد اسحاق صاحب
۶/۱۶ دارالنصر غربی ربوہ

عطاء الحلیم ابن محمد اشرف صاحب
۱۵/۳ . دارالنصر وسطی ربوہ

حمدی فاروق بنت اظہر فاروق سراجٹ صاحب
محلہ غریب آباد تحصیل و ضلع نواب شاہ

نعیم ابن محمد ثناء اللہ صاحب
کوارٹرز جامعہ احمدیہ ربوہ

فہمیدہ بنت عبدالستار صاحب
چک ۵۹۱ گ ب گنگاپور ضلع فیصل آباد

تہمینہ طاہرہ بنت چوہدری جمیل احمد صاحب
۲۱۹ ر ب گنڈا سنگھ والا ضلع فیصل آباد

شہزادی خولہ بنت منور احمد صاحب باجوہ
احمد نگر

اخبارِ احمدیہ

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب (الکیمسٹس) عرصہ سے ٹانگ میں فریکچر کے باعث بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی مظفر احمد صاحب منڈی بہاؤالدین بعارضہ شوگر بیمار ہیں۔

○ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دارالبرکات ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان دنوں بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔

○ مکرم فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک کی بیٹی امۃ الحفیظ صاحبہ اسلام آباد میں بیمار ہیں۔

○ مکرم علم الدین صاحب گوجر کی ہمشیرہ شریفاں بی بی صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب آف سیالکوٹ شہر کی بینائی کچھ عرصہ قبل ختم ہو گئی ہے علاج جاری ہے۔

○ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ گلشن راوی لاہور اپنے بیٹوں اعجاز احمد صاحب منور سعید صاحب اور داماد نوید اسلم صاحب اور ان کے اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں جو کہ سب بیرون ملک مقیم ہیں۔

○ مکرم شیخ عزیز احمد صاحب حال فیصل آباد بعارضہ قلب و شوگر سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد صدیق خان صاحب کاٹھگڑھی چک ۲/T.D.A ضلع خوشاب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں اور ملکی ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم عبدالرشید درویش صاحب آف گوجرانوالہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرمہ امۃ الرحمان بشریٰ صاحبہ آف گوجرانوالہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے ساتھ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کو ۲۲ نومبر ۱۹۸۹ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت "شمیم احمد ظفر" نام عطا فرمایا ہے۔

○ مکرم سلیم احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۹ نومبر کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام اسرار صادق رکھا گیا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب سولنگی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود جس کا نام روحان احمد سولنگی تجویز ہوا ہے۔ مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی کا پوتا اور مکرم محمود احمد خان صاحب لودھی کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

نمایاں کامیابی

○ کرنل ڈاکٹر محمد منیر احمد صاحب کے بیٹے خرم فواد احمد نے یونیورسٹی آف وسکانسن امریکہ سے کمپیوٹر سائنسز میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ اعزاز کے ساتھ گریجویشن کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے انہیں آنرز سکالر کا میڈل دیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقیات عطا فرمائے۔

بازیافتہ دوپٹہ

ایک دوپٹہ گولبازار کے قریب گرا ہوا ملا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

صادقہ نعیم صدر لجنہ دارالرحمت وسطی نمبر ۱
فون نمبر ۵۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے وعدے

مسابقت الی الخیرات کا ثواب حاصل کریں

تحریک جدید کے نئے سال (چھپنویں سال) کا اعلان ہو چکا ہے۔ مخلصین جماعت انفرادی اور جماعتی سطح پر مسابقت الی الخیرات کے جذبہ سے اپنی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ ایسے خوش نصیب افراد کے اسماء پر مشتمل پہلی فہرست بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جا چکی ہے۔ امسال وعدوں کو پیش کرنے کا مسئلہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہ نئی صدی کا پہلا سال ہے اور گذشتہ سالوں کی نسبت بہت وسیع و عریض کام ہے۔ جس کی ذمہ داری با احسن طریق ہم نے ادا کرنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اُس کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے نمایاں اضافہ کے ساتھ مسابقت الی الخیرات کے جذبہ کے تحت وعدہ جات مرکز میں بھجوانے کا کام جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش فرمائی جائے۔ جملہ افراد جماعت (بشمول بچگان و مستورات) سے اسم وار وعدے لئے جائیں۔ مخیر دوستوں کو معاونین خصوصی میں شمولیت کی دعوت دی جائے۔ وفات شدہ بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے جائیں تا آنکہ ہر جماعت کی قربانی گذشتہ سال کی قربانی سے کم از کم دس فیصد اضافہ کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید۔ ربوہ

پتہ درکار ہے

(۱) مکرم ملک دلپذیر احمد صاحب وصیت نمبر ۱۵۸۷۹ پہلے ۱۰/۴۸ دار العلوم شرقی میں رہتے تھے پھر بشیر آباد سندھ چلے گئے ہیں

(۲) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبد الحمید صاحب S.D.O ساکن مکھیانہ شہر نے ۳/۵۹ ۱۱ کو وصیت کی تھی اس کے بعد دفتر سے رابطہ نہیں کیا۔

اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا وہ خود پڑھیں تو نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

اعلان

جن شہروں کی لجنات نے سالانہ دستکاری نمائش کے لئے سامان ربوہ بھجوایا تھا۔ وہ ہمیں خط لکھیں اور اپنا بقیہ سامان وصول کر لیں۔ شکریہ

(سیکرٹری دستکاری نمائش پاکستان)

ضرورت سٹاف

مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مقامی امیر جماعت کی تصدیق سے فوری طور پر رابطہ کریں۔

۱۔ کمپیوٹر پروگرامر اور آپریٹر ۲۔ تجربہ کار سٹینوگرافر اور تیز رفتار ٹائپسٹ

۳۔ ایکسرے، ای سی جی اور الٹرا ساؤنڈ کی لیبارٹری کے لئے لیڈی ڈاکٹر

۴۔ ادویات کی دکان کے لئے تجربہ کار سیلز مین۔

۵۔ بی اے یا بی ایس سی پاس نوجوان جس کا تعلیمی معیار اعلیٰ ہو اور محنتی ہو۔

۶۔ مزدا ٹرک، ویگن اور ایمبولینس کیلئے ڈرائیور ۷۔ پٹرول اور ڈیزل گاڑیوں کا تجربہ کار مکینک

۸۔ مددگار کارکن تھوڑا بہت پڑھا لکھا ہو تو بہتر ہوگا۔

صرف وہی اصحاب رجوع فرماویں جو فی الواقع ان تھک محنت کے عادی ہوں اور شریف النفس ہوں۔

شفا میڈیکو
چوک شفا میڈیکو۔ نزد میو ہسپتال
۶۹ نسبت روڈ۔ لاہور

فون
۶۳۶۹۳ ـ ۲۲۳۴۶۲

ٹیلکس نمبر SHIFA PK. ۴۴۳۸۹

ٹیلی فیکس ۲۲۸۵۹۶

خبریں

ملکی خبریں

○ متحدہ اپوزیشن کے سربراہ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم آئینی حدود کے اندر رہ کر کام کریں تو ان سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ۲۰ مارچ کے بعد نہ صرف وزیر اعظم کو اعتماد کا ووٹ حاصل کرنا ہوگا۔ بلکہ وزیر اعظم کا انتخاب بھی از سر نو ہوگا۔

○ کراچی میں چوبیس گھنٹے کے دوران دو جگہ بم رکھنے کے واقعات ہوئے لیکن خوش قسمتی سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ یہ بم ایک سینما گھر اور ایک سکول میں رکھے گئے۔

○ مولوی فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہمارا مڈٹرم الیکشن کروانے کا کوئی مطالبہ نہیں اس سے قوم میں مایوسی پیدا ہوگی۔

○ چونیاں کے صنعتی علاقے سے تمام خصوصی مراعات واپس لے لی گئیں یہ اقدام وفاقی حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے بھی مڈٹرم الیکشن کی مخالفت کی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پاک پتن کو ضلع بنانے کا جو اعلان کیا تھا۔ اس کے خلاف ساہیوال میں احتجاج میں شدت آگئی ہے۔ بھوک ہڑتال کرنے سرکاری واجبات نہ دینے اور ٹریفک روکنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ مڈٹرم انتخابات سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

○ گنج مغلپورہ لاہور میں ایک کمسن بچے کے قتل کے بعد علاقے کے لوگوں نے زبردست مظاہرہ کیا۔ عوام نے تھانہ مغلپورہ کو نذرِ آتش کرنے کی بار بار کوشش کی۔ پولیس پر زبردست پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس نے آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا بار بار استعمال کیا۔

○ سانگھی کے مقام پر ریلوے کے حادثے کے ملزموں سانگھی کے اسٹیشن ماسٹر کیبن مینوں اور گارڈ کا ریمانڈ لے لیا گیا ہے چاروں افراد نے اعتراف کیا ہے کہ یہ حادثہ غفلت اور لاپرواہی سے پیش آیا۔

○ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے کرکٹ ٹیسٹ میچ کے پہلے دن پاکستانی باؤلرز نے آسٹریلوی کھلاڑیوں پر غلبہ پائے رکھا۔ آسٹریلیا نے چھ وکٹوں پر ۱۹۸ رنز بنائے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں حکومت کے خلاف زبردست ایجی ٹیشن جاری ہے۔ فوج پولیس بنکوں اور سرکاری دفاتر پر بموں سے حملے کئے گئے۔ سرینگر میں ریزرو بنک آف انڈیا کو نقصان پہنچایا گیا۔ حریت پسندوں نے متعدد عمارتوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ ایک دن میں ۲۰ بم پھینکے گئے۔ مزید قصبوں میں کرفیو کا نفاذ کر دیا گیا۔

○ روس کے صدر گورباچوف کے دورہ لتھونیا کے موقع پر دو لاکھ افراد نے ان کے خلاف مظاہرہ کیا۔ لتھونیا کے عوام کا مطالبہ ہے کہ دوسری عالمی جنگ سے پہلے کی جغرافیائی صورت حال بحال کی جائے۔ گورباچوف ان شرائط کی وضاحت کرنے آئے ہیں جن کے تحت کوئی بھی جمہوریہ سوویت یونین سے رضاکارانہ علیحدگی کا اعلان کر سکتی ہے۔

○ ایران اور عراق روس کے توسط سے بات چیت پر راضی ہو گئے ہیں۔

چین میں قتل، منشیات اور دیگر جرائم میں ایک دن میں ۳۲ افراد کو گولی سے اڑا دیا گیا۔

○ اسرائیل کے نائب وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے اپنی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ قیام امن کے لئے بات چیت پر راضی ہو جائے انہوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہ حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

○ امریکہ اپنے دفاعی اخراجات میں ۳۹، ارب ڈالر کی کمی کرے گا۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر ڈک چینی نے کہا کہ یہ کمی آئندہ پانچ سال کے بجٹ میں ہوگی۔

○ برطانوی وزیر اعظم مسز مارگریٹ تھیچر نے صنعتی کارکنوں کی تنخواہوں میں اضافے کی مخالفت کی ہے۔ ان کی حکومت کا گذشتہ ۱۸، ہفتے سے تنازعہ چل رہا ہے مسز تھیچر نے کہا کہ ان کے پاس ان کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے کوئی رقم موجود نہیں۔